رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۵۲ | مورخہ ۸ جنوری ۱۹۲۳ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۲۰ جمادی الاوّل ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو ابھی تک کھانسی اور زکام تکلیف دہ ہیں۔ کل سے شام کے وقت کسی قدر بخار بھی ہو جاتا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا بخشے۔ کیونکہ کمزوری کی حالت میں کھانسی اور زکام کا رہنا اچھا نہیں۔

۵ جنوری کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کو ان کے امریکہ میں بطور مبلغ جانے کی تقریب میں چائے کی دعوت دی گئی۔ اساتذہ اور طلبا کی طرف سے ایڈریس پڑھے گئے۔ مولوی صاحب نے جواب دیا۔ اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریر فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دوسری نظم

۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء کو حضور کی حسب ذیل نظم جناب قاسم علی صاحب رامپوری نے جلسہ میں پڑھی

پردۂ زلفِ دوتا رخ سے ہٹا لے پیارے
ہجر کی موت سے لِلّٰہ۔ بچا لے پیارے
چادرِ فضل و عنایت میں چھپا لے پیارے
مجھ گنہگار کو اپنا ہی بنا لے پیارے
نفس کی قید میں ہوں مجھ کو چھڑا لے پیارے
غرق ہوں بحرِ معاصی میں بچا لے پیارے
تو کہے اور نہ مانے مرا دل۔ ناممکن
کس کی طاقت ہے ترے حکم کو ٹالے پیارے
جلد آ جلد کہ ہوں لشکرِ اعدا میں گھرا
پڑ رہے ہیں مجھے اب جان کے لالے پیارے
فضل کر فضل کہ میں یکہ و تنہا جاں ہوں
ہیں مقابل پہ حوادث کے رسالے پیارے
رہ چکے پاؤں نہیں جسم میں باقی طاقت
رحم کر گود میں اب مجھ کو اٹھا لے پیارے
غیر کو سونپ نہ دیجو کہ کوئی خادم در
کر گیا تھا ہمیں تیرے ہی حوالے پیارے

دشت و کہسار میں جب آئیگی نظر جلوۂ حسن
تیرے دیوانے کو پھر کون سنبھالے پیارے

کیوں کروں فرق یونہی دونوں مجھے یکساں ہیں
سب ترے بندے ہیں گورے ہوں کہ کالے پیارے

ہو کے کنگال جو عاشق ہو رخ سلطاں پہ
حوصلے دل کے وہ پھر کیسے نکالے پیارے

مجھ سے بڑھ کر مری حالت کو یہ کرتے ہیں بیان
منہ سے گو چپ ہیں مرے پاؤں کے چھالے پیارے

ظاہری دکھ ہو تو لاکھوں ہیں دوائی موجود
دل کے کانٹوں کو مگر کون نکالے پیارے

ہم کو اک گھونٹ ہی دے صدقے میں میخانے کے
پی گئے لوگ مئے وصل کے پیالے پیارے

گر نہ دیدار میسر ہو۔ نہ گفتار نصیب
کوچۂ عشق میں جا کر کوئی کیا لے پیارے

فضل سے تیرے جماعت تو ہوئی ہے تیار
حزب شیطاں کہیں رخنہ نہ ڈالے پیارے

قوم کے دل پہ کوئی بات نہیں کرتی اثر
تو ہی کھولیگا تو کھولیگا یہ تالے پیارے

پردۂ غیب سے امداد کے ساماں کردے
سب کے سب بوجھ مرے آپ اٹھالے پیارے

نام کی طرح مرے کام بھی کردے محمود
مجھ کو ہر قسم کے عیبوں سے بچالے پیارے

اخبار احمدیہ

ریویو آف ریلیجنز انگریزی

یکم جنوری سنہ ۱۹۲۳ء کے الفضل میں جناب مفتی محمد صادق صاحب کی جو چٹھی شائع ہوئی ہے۔ اسمیں غلطی سے یہ چھپ گیا ہے کہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی بند ہونیوالا ہے۔ اس کے خریداروں کی فہرست نو رسالہ مسلم سن رائز کیلئے بھیج دینی چاہیئے۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز انگریزی کو بند کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت جاری شدہ یہ رسالہ مرکز سلسلہ سے ہی شایع ہوتا رہے گا۔ اور اس کو زیادہ دلچسپ اور زیادہ مفید بنانے کے لئے پہلے سے بھی زیادہ کوشش کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کی خریداری کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔

واردات چوری اور حملہ کی تفصیل

خواجہ اعجاز علی شاہ صاحب اور ان کے گھر والوں پر رات کے وقت چور کے حملہ کرنے کی جو خبر شائع ہو چکی ہے۔ اس کی تفصیل خواجہ صاحب نے یہ بیان کی ہے:-

میں اپنے گھر کے احاطہ کی زنجیر لگا کر بعد نماز عشاء سو گیا تھا۔ بیچ کے دروازہ میں لیمپ لٹک رہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی روشنی نے چور کو بلایا۔ اور وہ دروازہ کھلا دیکھ کر مکان میں داخل ہو گیا۔ مجھے سویا ہوا دیکھ کر غالباً اس نے سمجھا۔ کہ اگر یہ جسیم آدمی جاگ اٹھا۔ تو ممکن ہے مجھے گرفتار کرے۔ اس لئے اس نے مجھے جان سے مارنے کے لئے کسی تیز دھار کے آلہ سے وار کیا۔ مگر خدا نے اپنے فضل سے مجھے بچا لیا۔ چور مجھ پر وار کرتے ہی ٹرنک اٹھا کر لے چلا۔ میری بیوی نے اپنا لڑکا تصور کر کے اسے روکا۔ اور اٹھ کر کہا۔ میاں اتنی رات کو ٹرنک کہاں لئے جاتے ہو۔ چور نے ٹرنک رکھ کر اس پر وار کیا جس سے ہاتھ پر زخم آیا۔ جو تین انچ لمبا اور ½۱ انچ گہرا ہے میرے سر پر بائیں کان کے نزدیک پانچ انچ لمبا اور اڑھائی انچ گہرا زخم لگا۔

مجھ کو اس وقت بوجہ غنودگی واردات معلوم نہ ہوئی۔ بلکہ میں نے پہلے تو اسے خواب سمجھا۔ اور پھر چور کو پولیس والا سمجھ کر یہ خیال کیا۔ کہ کہیں چوری ہوئی ہے۔ اور شبہ میں میرے گھر کی تلاشی ہو رہی ہے۔ اس لئے میں نے اس کے کہنے پر ٹرنک کھول کے دکھلایا۔ اور جب اس نے پوچھا کہ روپے کہاں ہیں تو میں نے جواب دیا کہ ہم نے کسی کا روپیہ نہیں لیا۔ اور نہ ہمارے پاس اپنا کچھ مال ہے۔ ہم لنگر سے کھانا کھاتے ہیں۔ ہمارے پاس مال کہاں۔ پس پر اس نے ٹرنک کا اسباب اسمیں رکھ کر مجھے چارپائی پر بیٹھنے کے لئے کہا کہ لڑکے نے جو ابھی گھر نہیں آیا تھا باہر سے کنڈی کھٹکھٹائی۔ اور اس کی والدہ جلدی سے کنڈی کھولنے کے لئے گئی۔ اسوقت مجھے غش آ گیا۔ غش کے بعد جب مجھے ہوش آیا۔ تو دیکھا بہت سے لوگ جمع ہیں۔ اور اس وقت مجھے معلوم ہوا۔ کہ میں زخمی ہوا ہوں۔

درخواست اخبار

ایک صاحب گاؤں میں اکیلے احمدی اور کم استطاعت ہیں۔ اخبار الفضل کا چندہ سالانہ نصف دے سکتے ہیں۔ نصف کوئی اور صاحب عنایت فرماویں۔ منیجر الفضل

نکاح

حاجی عبدالحی صاحب عتیق کا نکاح مولانا میر محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی بھانجی شاہزادی بیگم سے ۲۵۰۰ سکہ عثمانیہ پر ہوا۔ خدا برکت دے (اکمل۔ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح کا مضمون

بجواب کھلی چٹھی مولوی محمد علی صاحب

جو الفضل مورخہ ۲۰ر نومبر سنہ ۱۹۲۲ء میں شائع ہوا تھا اس کی کچھ کاپیاں ہمارے پاس اب تک موجود ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ منگوا کر مناسب لوگوں میں تقسیم کر دیں۔ جس قدر کاپیاں ضرورت ہو۔ ایک کارڈ لکھ کر ہم سے فوراً منگوالیں۔

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ جنوری ۱۹۲۳ء

روئداد مرکزی جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ

جلسہ کا دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۲ء

پہلا اجلاس

جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کے صدر جناب چوہدری نصر اللہ خاں صاحب پلیڈر تھے۔ صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔

صدر کی افتتاحی تقریر

صاحبان اس وقت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا لیکچر ختم نبوت پر ہے۔ آپ صاحبان ان سے واقف ہونگے۔ مگر آپ کے نام میں جو تغیرات ہیں۔ ان کا ذکر میں کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا اصلی نام لالہ لعلشکر داس ہے آپ لاہور کے معزز ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ مگر آپ نے خدا کے فضل سے اسلام قبول کیا۔ اور شیخ عبدالرحمٰن ہو گئے۔ اور مسلمان ہو کر دینیات میں اتنی لیاقت پیدا کی کہ آپ کو تکمیل علم کے لئے مصر بھیجا گیا۔ جہاں آپ چند سال رہے۔ اور اس وجہ سے آپ عبدالرحمٰن مصری کہلاتے ہیں۔ ہماری جماعت کو فخر ہے۔ کہ ایک شخص ہندوؤں میں پیدا ہو کر ہم میں آتا ہے۔ اور ختم نبوت کے مسئلہ پر تقریر کرتا ہے۔ لیکن یہ ہمارے ان نوجوانوں کیلئے فخر کی بات نہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو کر بھی ایسی قابلیت پیدا نہیں کی۔

ختم نبوت

صدر کی تقریر کے بعد جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے پہلے آیۃ شریفہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی تلاوت کر کے فرمایا۔

صاحبان اس وقت جیسا کہ مکرمی چوہدری صاحب نے اعلان کیا ہے۔ میرا مضمون ختم نبوۃ کے متعلق ہے۔ اگرچہ اس مضمون میں ہم سے غیر احمدی بھی اختلاف رکھتے ہیں۔ مگر ان کے ساتھ غیر مبایعین بھی شامل ہیں۔ چنانچہ آجکل اسی مسئلہ پر غیر مبایعین کے ساتھ بحث ہو رہی ہے۔ بات یہ ہوئی کہ ایک مقدمہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو بطور گواہ طلب کیا گیا۔ اور حضور نے گواہی دی۔ وہ بیان "الفضل" میں چھپ چکا ہے۔ اس میں آپ نے بتایا کہ خاتم النبیین کے جو معنے آخری نبی کے کئے جاتے ہیں۔ ان معنوں کا انکار حضرت عائشہ صدیقہ کرتی ہیں۔ اور یہ لغت کے معنے نہیں۔

اس کے بعد جناب شیخ صاحب نے مولوی محمد علی کی کھلی چٹھی اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے اس جواب کا مفصل ذکر کیا۔ جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور بتایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو مطالبات کئے تھے۔ حضور خلیفۃ المسیح نے ان کا جواب نہایت مفصل اور مشرح دیدیا ہے۔ اس کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب نے پہلے ایک تمہید پیغام میں شائع کی۔ جس کا جواب میں نے ۲۱ دسمبر ۱۹۲۲ء کے الفضل میں مفصل لکھا ہے۔ اس کے بعد جیسا کہ خیال تھا کہ وہ اصل مضمون ایام جلسہ میں شائع کرینگے۔ انہوں نے "آخری نبی" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جو مجھے پرسوں شام کو ملا ہے۔ اس ٹریکٹ میں انہوں نے بار بار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ پر حملے کئے ہیں۔ اور آپ کی بیعت کرنے والوں کو ضمیر فروش وغیرہ کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے۔ میں نے ان کی تمہید کے جواب میں انکے دس جھوٹ بطور نمونہ پیش کئے تھے۔ یہ بالکل واقعہ ہے۔ کہ مولوی صاحب حوالوں کے نقل کرنے میں محتاط نہیں۔ اور کئی دفعہ عبارات نقل کرنے میں قطع و برید سے کام لیتے ہیں۔ اس بات کا تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور نہ دے سکتے ہیں۔ البتہ انہوں نے کوشش کی ہے۔ کہ یہ الزام حضرت خلیفۃ المسیح پر لگائیں۔ جس میں انہیں سخت ناکامی ہوئی ہے۔

اس کے ثبوت میں جناب شیخ صاحب نے مختصراً بتایا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو حوالے دئے ہیں ان میں کوئی قطع برید نہیں کی گئی۔

اس کے بعد شیخ صاحب نے بتلایا۔ کہ مولوی صاحب نے رسالہ "آخری نبی" میں کس طرح رنگ بدلے ہیں۔ اور اصل بحث کو بدلنے کی کیسی کوشش کی ہے۔ اور حوالجات میں قطع و برید کی ہے۔ اس کے بعد آپ نے کتب لغت کے حوالجات کے متعلق بتایا۔ کہ اہل لغت سوائے تاج کے آخری نبی جب معنے کرتے ہیں۔ تو خاتم النبیین لکھکر کرتے ہیں۔ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی نہیں کرتے۔ اگر کرتے ہیں تو "تا دیلاً"۔

چونکہ عنقریب انشاء اللہ اس کا مفصل جواب شائع ہوگا۔ اس لئے مختصراً اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

آیۃ خاتم النبیین کے متعلق فرمایا۔ اس آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند باتیں ایسی ہیں۔ جو اس آیت کے معنے آخری نبی کرنے سے روکتی ہیں۔ اول تو یہ کہ اس آیت میں رسول کریم کی ابوۃ جسمانی سے انکار کیا گیا ہے۔ چونکہ پہلے آپ کو مومنین کا باپ ٹھیرایا گیا ہے۔ اس لئے پھر یہ کہنا کہ آپ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ اس سے اشتباہ ہوتا تھا۔ کہ شاید آپ رسول بھی نہ رہے ہوں۔ اس لئے فرمایا۔ ولکن رسول اللہ مگر آپ رسول ہیں۔ اور اگر آخری کے معنے ہی لئے جائیں تو بھی رسول کریم کے بعد جس قسم کا نبی ہم

مانتے ہیں۔ اس سے آگے کوئی اہمیت نہیں رہ گئی۔ مثلاً مواہب لدنیہ جلد ۲ میں مسیح کو خاتم الانبیاء لکھا گیا ہے۔ تو کیا مسیح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے۔ علاوہ ازیں مفسرین نے تسلیم کیا ہے۔ کہ فتنہ دجال کے فرو کرنے کے لئے ایک نبی آئیگا۔

خاتم کی تین قرأتیں آتی ہیں۔ خاتم النبیین۔ خاتم النبیین۔ ختم النبیین۔ اگر ہم ختم نبوۃ بھی لیں تو اس کے معنے خاص نبوۃ ہوں گے۔ اور نبوت کا ختم خاص ہی قسم کا ہوتا ہے۔ مثلاً نوح کی نبوۃ ۹۵۰ برس بعد ختم ہو گئی۔ کیا معنے ۹۵۰ برس کے بعد نوح کی پیروی کمالات روحانی نہیں دے سکتی تھی۔

پس مفہوم یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ کیا معنی کہ آپ کا زمانہ ختم نہیں ہوگا۔ آپ کے فیض روحانیت سے تربیت یافتہ قیامت تک ہوتے رہینگے۔ آپ تمام انبیا کے جامع ہیں۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کہ تمام امتوں میں سے فیض روحانی بند ہو گیا ہے۔ کیا یہودی کیا عیسائی اور زرتشتی ہندو وغیرہ نہ تورات و انجیل سے خدا ملتا ہے۔ نہ وید وغیرہ سے۔ بلکہ آپ کی آمد کے بعد خدا کو ملنے کا ایک یہی دروازہ ہے۔

ساڑھے بارہ بجے شیخ صاحب کی تقریر ختم ہوئی

رپورٹ صیغہ تالیف واشاعت

ایک بجے تک رپورٹ صیغہ تالیف واشاعت کا وقت تھا۔ جو جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے نے بیان فرمائی۔ آپ نے پہلے آیۃ شریفہ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ الآیۃ پڑھی اور جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود کا یہ شعر پڑھا۔

ہمتت ایں اجر نعمت داد ہمت اے اخی ورنہ
قضاء آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اس کے بعد آپنے تالیف کے متعلق بتایا۔ کہ پہلی بات لٹریچر کا تصنیف اور شائع ہونا ہے۔ تصنیف کتب کم ہوئی ہیں۔ ہاں حضرت خلیفۃ المسیح کی پچھلے سال کی تقریر ہستی باری کے متعلق صاف کرائی گئی ہے جو نظر ثانی کے بعد شائع ہوگی تحفہ شہزادہ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے تالیف فرمایا تھا۔ انگریزی اردو میں شائع کیا گیا۔ یہ رسالہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ٹیچنگز آف اسلام کے سوا عیسائیوں میں تبلیغ کے لئے کوئی کتاب نہ تھی۔ مگر اب یہ کمی پوری ہو گئی ہے۔ ٹیچنگز آف اسلام نے جو کام کیا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے ایسی کتاب کی ضرورت تھی۔ کیونکہ لوگ اسکو پڑھکر پوچھتے ہیں۔ کہ احمدیت کیا ہے۔ اس لئے یہ کتاب ان کو دی جائیگی۔ اور اس سے وہ مستفیض ہو سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دوسری کتاب تحفہ کابل چھپ رہی ہے۔ قرآن کریم کے تیس سبق تیار ہیں۔ مولوی شیر علی صاحب ترجمہ انگریزی میں مصروف ہیں۔ چونکہ کتب سرمایہ کی کمی کی وجہ سے شائع نہ ہو سکتی تھیں اس لئے قومی سرمایہ سے بک ڈپو قائم ہو گیا ہے۔ اس نے بہت سی حضرت مسیح موعود کی ختم شدہ کتب کو دوبارہ چھپوایا ہے۔ الفضل اشاعت کا بڑا کام کر رہا ہے گو عملہ تھوڑا ہے۔ مگر کام بڑی تندہی سے کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں خطبات جمعہ مضامین اور ڈائری وغیرہ محنت سے مرتب کرکے احباب تک پہنچاتا ہے۔

ولایت میں مولوی مبارک علی صاحب اکیلے ہیں۔ بابو عزیز الدین صاحب اور میاں مصباح الدین صاحب علاوہ ایجنسی کے کام کے ان کے کام میں مدد دیتے ہیں۔ وہاں مسجد کے لئے زمین خریدی گئی ہے۔ ایجنسی کی وجہ سے امید ہے کہ ہم بیرونی خرچ سے سبکدوش ہو جائینگے۔ مارشیس میں صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے اور مولوی عبید اللہ صاحب تبلیغ اور احمدیوں کی تربیت میں مصروف ہیں۔ وہاں پر ۵۰۰ احمدی ہیں۔ نائیجیریا میں ہماری بڑی تعداد ہے۔ وہاں مسجد کا جھگڑا ہے۔ جماعت مضبوط ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب اور مولوی فضل الرحمن صاحب خوب کام کرتے ہیں۔

امریکہ میں اسلام ترقی کر رہا ہے۔ مفتی صاحب کے ذریعہ حال میں دو پادری مسلمان ہوئے ہیں۔ جنہوں نے تبلیغ کے الگ مشن قائم کرکے براہ راست مرکز سے تعلق پیدا کیا ہے۔

آسٹریلیا میں حسن موسیٰ خاں صاحب کام کرتے ہیں۔ وہاں ۸ احمدی ہیں۔ مصر میں محمود احمد صاحب کام کرتے ہیں۔ جماعت باقاعدہ قائم ہو گئی ہے۔ ہندوستان دنیا کا مرکز ہے۔ اس جگہ بہت تبلیغ کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ہندوستان کو احمدی بنالیں تو ساری دنیا کو مسلمان بنالیں۔ اس سال احمدی ہونے والوں کی تعداد [illegible] ہے۔ جو بہت کم ہے۔ اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سال [illegible] مباحثات ہوئے ہیں۔

فیروزپور میں دیوبندیوں سے اور امرتسر میں آریوں سے بہت کامیاب مباحثے ہوئے ہیں۔ اور لاہور میں عیسائیوں سے بھی زبردست مباحثہ ہوا۔

ضرورت ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ سکرٹری تبلیغ قائم کریں۔ نیز ایک غلطی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم مسلمانوں ہی کو تبلیغ کرتے ہیں۔ ہندوؤں چوڑھوں وغیرہ کو ہم نے اپنے دائرے سے جو ۲۲ کروڑ ہیں۔ نکالا ہوا ہے۔ اور ۳ کروڑ میں اپنے حلقہ تبلیغ کو محدود کر دیا ہے۔ پھر بعض لوگ تبلیغی رپورٹ بھیجنے میں سستی کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے نتائج کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ چنانچہ شادیوال میں بعض عیسائی مسلمان ہوئے ہیں۔ جن کی اطلاع کل مجھے ملی ہے۔ رپورٹ میں سستی نہیں کرنی چاہیئے اگر ہم توجہ کریں تو ہمیں ہندوؤں سکھوں اور چوڑھوں وغیرہ میں بھی مسلمان ہونے والے ملینگے۔

دوسرا اجلاس

۲۷ر دسمبر ۱۹۲۲ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

تلاوت قرآن کریم اور کئی نظموں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ساڑھے تین بجے تقریر شروع فرمائی۔

شکر الٰہی

حضور نے تشہد۔ تعوذ۔ تسمیہ اور تلاوت سورۃ فاتحہ کے بعد اس اجتماع عظیم پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس سال پھر محض اس کی عنایت کے ماتحت اس کے ذکر کے تازہ کرنے کے لئے اس مبارک وقت میں جو اس کے مرسل نے مقرر کیا تھا۔ لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں ✤

حضور نے فرمایا۔ کہ گورنمنٹ نے جو یہ ایام چھٹیوں کے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ ان میں کوئی کچھ کام کرنا چاہتا ہے۔ کوئی کچھ۔ کوئی ملک کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ کوئی عہدوں کے لئے ڈالیاں لئے جاتا ہے۔ کوئی کسی اور کام میں لگا ہوا ہے۔ کوئی شادی کا انتظام کرتا ہے۔ غرض اس وقت جبکہ تمام ہندوستان کے لوگ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہے۔ ہماری ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو اپنے تمام کاموں کو ملتوی کر کے دین کی خاطر یہاں آئی ہے۔ لیکن یہ ہمارے نفس کی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے ✤

احمدیہ کانفرنس میں شمولیت کی ضرورت

اس کے بعد اے بھائیو میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کام جس کے کرنے کا ہم نے ارادہ کیا ہے۔ اور جس کی ہم نے نیت کی ہے۔ اس سے آپ کو واقف کرنے کے لئے آپ کے سامنے کچھ باتیں بیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے احمدیہ کانفرنس کے انعقاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا میں جمہوریت کا شور ہے لوگ اس کے لئے کیا کچھ کرتے ہیں۔ مگر ہم نے کام کا عادی بنانے کے لئے لوگوں کو خود بلایا۔ کہ وہ آئیں اور ہم کو مشورہ دیں۔ مگر جس قدر آنے چاہئیں تھے۔ اتنے نہ آئے۔ فرمایا میں تاکید کرتا ہوں کہ تمام جماعتوں کے نمائندہ آئندہ ضرور کانفرنس میں شامل ہوا کریں ✤

تبلیغی حلقے

پھر حضور نے تبلیغ کے حلقوں کا ذکر کیا جنمیں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے کام کیا ہے۔ اور فرمایا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ نئے مبلغین فارغ ہو کر نئے حلقوں کے انچارج ہو سکینگے۔ ارادہ ہے کہ ہم کمشنریوں کی صورت میں تبلیغ کے علاقوں کو تقسیم کر دیں۔ پھر حضور نے مبلغین کے لئے دعا کی تحریک کی ✤

تحفہ شہزادہ ویلز کا اثر

اس کے بعد تحفہ شہزادہ ویلز کا ذکر فرمایا۔ کہ یہ عیسائیوں میں تبلیغ کے لئے ایک بہترین آلہ تبلیغ خدا کے فضل سے تیار ہو گیا ہے۔ اور یہ ایک بیج ہے۔ جو شہزادہ کے دل میں ڈالا گیا ہے۔ میں نے جس خلوص سے لکھا ہے اسکی بنا پر مجھے امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کا اثر بادشاہ کے خاندان بانسل اور قوم اور ہم مذہبوں پر ضرور کریگا امر یکہ پر یہ معاً ثابت ہو رہا ہے۔ اور مولوی مبارک علی صاحب نے جرمن سے لکھا ہے۔ کہ وی آنا دار الخلافہ آسٹریا کے ایک مشہور پروفیسر نے جو تین زبانوں کا عالم ہے۔ اس کو پڑھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ وہ اس سے بہت متاثر ہوا ہے۔ اس نے افسوس کیا۔ کہ وہ بوڑھا ہو گیا۔ ورنہ اس کتاب کی اشاعت ساری دنیا میں کرتا یہ ویسی ہی بات ہے۔ جو ورقہ بن نوفل نے کہی تھی اس نے تین زبانوں میں اس کا ترجمہ شروع کر دیا ہے ✤

بیرونی مبلغین

پھر حضور نے مصر میں جانیوالے مبلغ شیخ محمود احمد صاحب کا ذکر کیا۔ اور فرمایا۔ ہمارا ایک مبلغ روس میں پیدل پہنچ گیا ہے۔ کوئٹہ تک ریل میں گیا ہے۔ باقی رستہ اس نے پیدل سفر کیا ہے۔ اور ایسے علاقہ میں سے گذرا ہے۔ جہاں سردی کی وجہ سے ہاتھ گر جاتے ہیں۔ اس کے لئے بھی دعا کی جائے ✤

مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج منظور

اس کے بعد حضور نے اپنی گواہی گو رد سپورد اور اس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کی چٹھی اور اپنے جواب کا ذکر فرمایا۔ حضور کے جواب کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے جو ٹریکٹ لکھا ہے اسمیں مولوی صاحب نے آپ کو ایک مقام پر چیلنج کیا ہے۔ کہ جب خاتم کا لفظ جماعت کے ساتھ آئے۔ تو اس کے معنے آخری کے سوا اور دکھاؤ۔ حضور نے فرمایا میں ان کے چیلنج کو قبول کرتا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ آپ نے خطبہ الہامیہ کے صفحہ ۳۵ میں فرمایا ہے کہ میں خاتم ولایت ہوں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ انی علی مقام الختم عن الولایۃ کما کان سیدی المصطفٰے علی مقام الختم عن النبوۃ یہاں اس کے کیا معنے ہونگے۔ کیا آپ نے ولایت کو ختم کر دیا پھر حضرت صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں خاتم اولاد ہوں پس کیا ایک مسیح موعود کے بعد اولاد بند ہو گئی۔ اور آپکے بعد کوئی اولاد کسی کے ہاں پیدا نہیں ہو گی ✤

اجتناب عن المعاصی

اس کے بعد حضور نے روحانی اصلاح کے متعلق تقریر فرمائی۔ جس کا پہلا درجہ اجتناب عن المعاصی بیان کیا۔ اور اس کے لئے فرمایا۔ بدظنی سے بچو۔ جھوٹ نہ بولو۔ کینہ نہ رکھو رشوت نہ لو۔ اس گناہ سے بچنے کے لئے حضور نے پولیس اور نہر کے ملازمین کو خاص طور پر مخاطب کیا۔ جہالت کو دور کرو۔ علم حاصل کرو۔ سستی کو چھوڑو۔ چستی اختیار کرو۔ بزدلی مخدوانی گناہ ہے۔ بزدلی سے شرک وغیرہ اور بدرسومات میں لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس کو دور کرو۔ فخر نہ کرو بے غیرتی سے بچو۔ ناشکری نہ کرو۔ خودکشی بھی ایک ذاتی عیب ہے۔ اس قسم کے سب عیوب سے بچو۔ جو تمہاری ذات سے تعلق رکھتے ہیں ✤

دوسروں سے تعلق رکھنے والے گناہ

اس کے بعد حضور نے ان گناہوں کی تفصیل بیان کی۔ جو دوسروں سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً یہ کہ خیانت کرنا تہمت لگانا۔ ظلم کرنا۔ دھوکہ دینا۔ قتل کرنا۔ ہر قسم کا قتل۔ چوری کرنا۔ اس قسم کے عیوب سے بچو ✤

اور بتایا۔ کہ بعض علاقوں کے زمیندار جانور کی چوری کو چوری نہیں سمجھتے۔ اس لئے کہ دوسرے لوگ ان کے چراتے ہیں مگر یہ بھی گناہ ہے۔

فرمایا۔ مار پیٹ بھی ظلم ہے۔ گالی دینا بھی گناہ ہے۔ ناواجب طرفداری بھی جرم ہے۔ رشوت لینا اور دینا دونوں گناہ ہیں۔ سود لینا حرام ہے۔

خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق گناہ

اسکے بعد تیسری قسم کے گناہوں کا ذکر کیا جو ذات باری سے تعلق رکھتے ہیں ان گناہوں سے بچنے کے لئے اول شرک سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ کفر سے بچنا چاہیئے۔ وساوس کو چھوڑنا چاہیئے۔ مایوسی گناہ ہے۔

نیکیاں

پھر نفس کی نیکیاں بتلائیں۔ شجاعت ہے حسن ظن ہے۔ ہمدردی ہے۔ خیر خواہی ہے سخاوت ہے۔ نیک سلوک ہے۔ علم پڑھنا ہے۔ تربیت بھی ایک احسان ہے۔ لوگوں کا علاج معالجہ کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ کسی شخص کا کام کر دینا۔ مظلوم کی امداد کرنا۔ تہمت کا ذب کرنا۔ لوگوں سے خوش چہرے سے ملنا۔ محبت سے کلام کرنا۔ یہ بھی نیکی ہے۔ لڑکوں کے حقوق کی ادائیگی یتامیٰ اور بیواؤں کی نگہداشت اور پرورش بھی نیکی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق جو نیکیاں ہیں ان کا ذکر کیا۔ مثلاً نماز روزہ کی پابندی۔ حج اور زکوٰۃ۔ گھر میں نماز پڑھنا منافق کی نشانی ہے۔ بعض لوگ ضعیف ہیں سست ہیں ان کو سستی چھوڑنی چاہیئے۔

تعاون کی ضرورت

فرمایا۔ کہ یہ کام نہیں ہو سکتے جب تک تعاون نہ ہو۔ مرکز میں جو محکمہ جات قائم ہیں۔ ان سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔ تبلیغ میں چستی کرنی چاہیئے۔ اور چندوں کی ترتیب کرنی ضروری ہے۔ یہ خلاصہ ہے۔ ان عنوانات کا جن کے متعلق حضور نے اپنی تقریر میں مفصل بیان فرمایا۔ اور آخر میں فرمایا اے عزیزو اصلاح نفس کرو۔ قبل اس کے خدا کی رحمت کے دروازے بند ہوں۔ خدا کے لئے جیو اور خدا ہی کیلئے مرو۔

حضور کی تقریر کے بعد ۴½ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ اور حضور نے اعلان فرمایا بیعت کل کی تقریر کے بعد ہوگی۔ لیکن جو لوگ کسی مجبوری کی وجہ سے کل نہ ٹھہر سکتے ہوں ان کی کل صبح ہو جاویگی اسکے بعد نماز مغرب و عشاء حضور نے پڑھائیں

جلسہ کا تیسرا دن

۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء

پہلا اجلاس

اس اجلاس کے صدر جناب مولانا مولوی عبد الماجد صاحب پروفیسر بھاگلپور کالج تھے۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد ۱ بجے جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان کا لیکچر بعنوان سکھ دھرم کا تعلق اسلام سے شروع ہوا شیخ صاحب نے سکھ دھرم کی مستند کتابوں سے اس موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے بتایا کہ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے متعلق دو قسم کے خیالات کام کر رہے ہیں۔ ہندو ان کو ہندو کہتے ہیں۔ اور مسلمان ان کو مسلمان۔ اس حال میں ہمیں اسباب بیرون کے کلام کی رو سے غور کرنا ہے کہ آیا وہ ہندو اعتقادات رکھتے تھے یا اسلامی معتقدات کے پابند اور اسلامی اعمال پر کاربند تھے۔

ہندوؤں کے عقائد سے باباصاحب کی نفرت

پھر ہندوؤں کے اعتقادات کا ذکر کیا۔ مثلاً وید۔ مثلاً چھوت چھات مورتی پوجا۔ تناسخ وغیرہ۔ اور ان کے خلاف بابا نانک کے اقوال پیش کئے۔ مثلاً وید کے متعلق باوا صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ اے پنڈت اگر تو قیامت تک وید پڑھے تو بھی اطمینان نہیں ہو سکتا۔ نہ اس سے لوگ نجات پا سکتے ہیں۔ چھوت کے متعلق باوا صاحب فرماتے ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ کو چھوڑتے ہیں۔ وہ نیچ ہیں۔ مورتی پوجا کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ جو پتھر کی پوجا کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔ تناسخ کے متعلق فرماتے ہیں۔ دوبارہ ہم نہیں آئینگے۔

عقائد اسلام اور باباصاحب

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کے عقائد کی تصدیق کرتے ہیں۔ کلمہ طیبہ۔ نماز کی تعلیم دیتے ہیں انھوں نے اذان دی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے متعلق کہتے ہیں۔ برکت الٰہی تو حاصل ہوتی ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ باوا صاحب کا کعبہ کا حج کرنا مسلمہ ہے۔ قرآن کریم کے کتاب اللہ ہونے کے قائل تھے۔

سکھوں کی جنم ساکھی میں پیشگوئی موجود ہے کہ بٹالہ کے پرگنہ (تحصیل) میں ایک مصلح پیدا ہوگا۔ لیکن حال کی جنم ساکھیوں میں سے اس حوالہ کو نکال دیا گیا ہے اسی طرح یہ ہوا کہ متعلق نانک کی جنم ساکھیوں میں یہ بڑھا دیا گیا ہے۔ کہ وہ آسمان پر چلا گیا۔ حالانکہ پہلی جنم ساکھیوں میں یہ نہیں لکھا۔

اس قسم کی حرکات سے ظاہر ہے کہ سکھ صاحبان نے محسوس کر لیا ہے کہ ہمارے دلائل کے مقابلہ میں وہ نہیں ٹھہر سکتے اور ان کو اپنے گھر کی کمزوری معلوم ہو گئی ہے۔ لیکن ایسی باتوں سے حق چھپایا نہیں جا سکتا۔ آخر ظاہر ہو کر رہیگا۔ اور سمجھدار سکھ صاحبان سوچنے لگ گئے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کے متعلق تقریر فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ کس طرح مشکلات میں گرو صاحبان کو مسلمانوں نے مدد دی۔ مسلمان بزرگوں کے ساتھ گرو صاحبان کو کیسی عقیدت تھی۔ ان کے ہاتھ سے گرو صاحبان نے اپنی مقدس مذہبی عمارات کی بنیاد رکھوائی۔ مسلمان حکومت نے سکھوں کے ساتھ کیسے سلوک کئے ہیں۔ ہندو راجاؤں نے گرو صاحبان کے لئے کیا کیا مشکلات کے سامان پیدا کئے ہیں جہانگیر کے وزیر چندو لال کی زیادتیاں اور گرو ارجن دیو جی کے حال پر جہانگیر کی مہربانیاں اور اورنگ زیب کے نام دسویں گورو صاحب کی مثنوی اور ان کے صاحبزادوں کی مسلمانوں کی طرف سے امداد اور ان کے خاندانی پروہت پنڈت کی بے ایمانی دربار نواب سرہند میں ہندو دیوان کی دشمنی اور نواب شیر محمد خان صاحب والئے مالیر کوٹلہ کی ہمدردی اور نیک مشورہ نواب کا اس معاملہ میں دخل دینے سے انکار اور صاحبزادوں سے ہندوؤں کا سلوک بالآخر ان کا ہندوؤں کے ہاتھوں قتل ہونا اور باوجود نواب سرہند کے بے قصور ہونے کے اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کا اسپر عتاب اور سرہند کے خاندان نوابی کا ہمیشہ کے لئے محروم کیا جانا کیا یہ واقعات نہیں بتاتے۔ کہ مسلمانوں کو گروؤں سے اور گرو صاحبوں کے مسلمانوں سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ اور اس کے مقابلہ میں سکھ صاحبان اور ق

کے مقدس گوردوں کس طرح ہندوؤں کے مظالم میں گھرے ہوئے تھے۔ اور مسلمان حکام اور امراء کا ہاتھ کس طرح گوردوں کی حفاظت اور اعانت میں بلند ہوتا تھا۔ لیکن ان تمام حالات کی موجودگی میں مسلمانوں نے بے توجہی کی۔ اور ہندوؤں نے اپنے داغ دھونے کے لئے اپنے آپ کو سکھوں اور گوردوں کا ہمدرد ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اور مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ اب بھی وقت ہے کہ مسلمان اس طرف توجہ کریں۔ اور سکھوں سے عمدہ تعلقات پیدا کریں ؛

رپورٹ صیغہ بیت المال

جناب شیخ محمد یوسف صاحب کی تقریر کے بعد رپورٹ صیغہ بیت المال کا وقت تھا۔ مگر رپورٹ کے قبل جناب محمد نواب خان صاحب ثاقب مالیر کوٹلہ نے ایک نظم "مناجات زرین" پڑہی۔ ابھی نظم پڑہی ہی جارہی تھی کہ چندہ ہونا شروع ہو گیا۔ کچھ دیر تک چندہ جمع ہوتا رہا۔ جو درمیان ہی میں اس لئے روک دیا گیا۔ کہ رپورٹ سنائی جاوے جناب مولوی عبد المغنی صاحب نے کسی قدر رپورٹ کے اعداد و شمار اور انجمن کی مالی مشکلات اور شاخہائے انجمن کے حالات بیان کئے۔

اپیل

اپیل کے لئے جناب ذوالفقار علی خان صاحب کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے مختصر الفاظ میں جماعت کو انفاق فی سبیل اللہ کی تحریک کی۔ اور کہا کہ خدا نے اپنے دین کی خدمت کے لئے جس جماعت کو منتخب کیا ہے۔ گو وہ کیسی ہی غریب ہے۔ مگر خدا تعالیٰ اسی کے ذریعہ اپنے دین کو شوکت دینا چاہتا ہے۔ دُنیا خدا کے دین کو چھوڑ رہی ہے۔ مگر اس جماعت نے تہیہ کیا ہے کہ پھر خدا کے دین کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگی۔ اسی قسم کے چند اور فقرات آپ نے کہے۔ اور جماعت کو مالی مشکلات کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ جماعت اس وقت کس قدر مقروض اور قلت روپیہ کی وجہ سے کس قدر کام معرض التوا میں ہیں۔ اس پر بھی چندہ ہوا

کل نقد چندہ کی مقدار ۔۔۔ چندہ ہوا ۔۔۔ کے قریب ہے۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔ تاکہ احباب ضروریات اور حوائج سے فارغ ہو کر نماز کے لئے تیار ہو جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے تشریف لانے تک بعض احباب نے پنجابی زبان کے تبلیغی اشعار پڑھے ؛

جناب حافظ روشن علی صاحب کی مختصر تقریر

ایک مختصر تقریر جناب حافظ روشن علی صاحب نے بھی کی جس میں بتایا کہ آپ کے حضرت خلیفۃ المسیح نے اپیل کے لئے کیوں کسی عالم کو مقرر نہیں کیا۔ اسمیں ایک راز ہے۔ جو میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ دیکھا جائے۔ کہ خود آپ لوگوں کے دلوں میں دین کی کس قدر محبت ہے۔ اور آپ ضروریات دین کو کہاں تک محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر آپ کے دل میں خود جوش پیدا نہیں ہوتا۔ اور آپ دین کی ضروریات اور موقع کی نزاکت کو نہیں سمجھتے۔ اور محض کسی کے کہنے سے ہی اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کو دین سے ذاتی محبت نہیں۔ کیونکہ جن چیزوں سے انسان کو محبت ہو۔ ان کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کسی کی تحریک کی اسے ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ انسان خود بخود دیری کرتا ہے۔ مثلاً انسان کے بیوی بچے ہوتے ہیں۔ کیا ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان کے کپڑوں اور خوراک کے لئے کوئی اسے توجہ دلایا کرتا ہے۔ یا خود بخود ان کی فکر رکھتا ہے۔ پس جن لوگوں کو دین سے ذاتی محبت ہے۔ ان کے لئے بھی کسی بیرونی تحریک کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ دین کی محبت ذاتی ہی ان کو دین کی خدمت میں آگے بڑھاتی ہے۔ یہ راز تھا جو میں نے بتا دیا ؛

حضرت خلیفۃ المسیح نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور بعد سٹیج پر تشریف لا سکے۔ یہ ڈھائی بجے کا وقت تھا۔ حضور کے ایماء سے جناب حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعد ازاں اس کے بعد حضور کی ایک اور تازہ نظم منشی قاسم علی صاحب قادیانی رام پوری نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس کا مطلع یہ ہے :-

پردۂ زلفِ دوتا۔ رُخ سے ہٹالے پیارے
ہجر کی موت سے للہ بچالے پیارے

اس کے بعد حضور نے سورہ مومنون کی ابتدائی آیات تشہد تعوذ۔ تسمیہ اور فاتحہ کی تلاوت کے بعد تقریر شروع فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دوسری تقریر

حضور نے فرمایا۔ میرا ارادہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور فضل سے ایک ایسے مضمون پر بولنے کا ہے۔ جو گو اہمیت کے لحاظ سے اس مضمون سے اہم نہیں۔ جو میں نے پچھلے سال بیان کیا تھا۔ کیونکہ وہ مضمون ذات باری کے متعلق تھا۔ اور کوئی مضمون ذات باری سے اوپر نہیں ہو سکتا۔ مگر جو مضمون میں آج بیان کرونگا۔ وہ ذات باری کے سمجھنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ انسانی نقطہ نگاہ سے سب سے اہم مضمون ہے۔ اور وہ مضمون ہے

نجات

کیونکہ انسان کو نجات کی ضرورت ہے۔ اگر نجات نہیں تو کچھ نہیں۔ اس کے بعد حضور نے اس مضمون کے علمی اور عملی پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا۔ اور پھر اصل مضمون پر بحث کرنے کے قبل بتایا کہ :-

درس القرآن

مجلس مشاورہ منعقدہ اپریل ۱۹۲۲ء میں علم دین کے متعلق میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں نصف قرآن کریم ایک مہینہ میں پڑھاؤں گا۔ اور نصف آئندہ سال ایک مہینہ میں انشاء اللہ۔

اسپر ماہ اگست ۱۹۲۲ء میں بیرونجات سے ۱۰۰ کے قریب احباب آئے [illegible] نہایت خوش کن اور دل کو تسلی دینے والا تھا جس محنت اور محبت سے انھوں نے پڑھا ہے۔ وہ دل پر اثر کرنے والا ہے۔ میں روزانہ ساڑھے سات گھنٹے پڑھاتا تھا۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب صرف و نحو پڑھاتے تھے۔ اور میر محمد اسحٰق صاحب بھی اہم مضامین پر لیکچر دیتے تھے۔ اس قدر مصروفیت کے باوجود روزانہ ان کا امتحان لیا جاتا تھا۔ چونکہ یہ پہلا سال

تھا اس لئے سارے آمدنے والے فرصت نہ نکال سکے۔ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو لوگ آئندہ سال آنا چاہیں ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور جو لوگ اس سال آئے ہیں۔ وہ بھی آئیں۔ گو اس دفعہ دس پارے پڑھائے جا سکے ہیں۔ مگر انشاء اللہ اگلے سال باقی بیس پڑھائے جائیں گے نوٹ مرتب ہو گئے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ان کو نظر ثانی کے بعد کتابی صورت میں شایع کر دیا جائیگا۔

مسئلہ نجات کی اہمیت

اس کے بعد حضور نے اصل مضمون پر تقریر شروع کی۔ اس مسئلہ کو جذبہ فطری ثابت کیا۔ اور اس کے بعد تمام معلومہ مشہور مذاہب میں اس کا ثبوت دیا۔ حتیٰ کہ دہریوں میں بھی اس جذبہ کا ہونا ثابت کیا۔ اور ان مختلف اشکال کا ذکر کیا۔ جس طرح مختلف مذاہب میں یہ مسئلہ رائج ہے۔ پھر ان مذاہب میں اس مسئلہ کے متعلق جو نقائص پائے جاتے ہیں۔ ان کو بیان کیا۔ اور سب کے مقابلہ میں اسلام نے اس کے لئے جو صورت پیش کی ہے۔ وہ بتائی۔ جو فلاح ہے۔ پھر مذاہب پر اس کی برتری اور غیروں کے اعتراضات کی تردید کی۔ اسی ضمن میں تناسخ اور کفارہ وغیرہ کا زبردست رد کیا۔ اور بتایا کہ نجات یا بلفظ دیگر فلاح کے کتنے اقسام ہیں۔ اور اسلام کس قدر درجات کی فلاح اپنے پیرؤوں کو عطا کرتا ہے۔ اور سب سے بڑی نجات اور فلاح لقاء اللہ ہے۔

یہ مضمون ایک دریا معرفت اور بحر العلوم ذخائر تھا۔ لفظ لفظ میں روحانیت بھری ہوئی تھی۔ تقریر ختم ہوئی۔ اور حضور نے بہت دیر تک دعا کی۔ پھر جانب اول سے سٹیج کے جنوبی رخ پر بیٹھ کر مصافحہ فرمایا۔ نماز مغرب عشاء مسجد نور ہی میں اپنی امامت میں پڑھائی۔ اور پھر بیعت شروع ہوئی۔ ایک جماعت بیعت کر چکی تھی۔ دوسری بڑھتی تھی۔ دوسری بیعت کر چکی تھی۔ تیسری کر رہی تھی۔ یہ سلسلہ قریباً گیارہ بجے تک رہا۔

گو جلسہ ختم ہو گیا۔ مگر اپنے پیچھے برکات کے کھلے کھلے خزانے چھوڑ گیا۔ اے اللہ ہم سب کو ان سے حصہ وافر دے۔ اور ہمیں اپنے فضل کی چادر میں لے لے۔

آمین یا رب العالمین

نکاح جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھائے

نکاح پڑھانے کے متعلق اعلان

۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء کو خطبہ جمعہ سے قبل چند نکاحوں کا اعلان فرماتے ہوئے حضور نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

میں خطبہ جمعہ سے پہلے چند نکاحوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر احباب کی عام اطلاع کے لئے یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔ کہ باوجودیکہ اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے اکثر احباب واقف نہیں۔ کہ میں نے نکاحوں کا پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔ مجھے دو تین واقعات نکاحوں کے متعلق ایسے پیش آئے۔ کہ مجھے گواہوں میں بلائے جانے کا اندیشہ تھا اور ایک میں تو اب تک ہے۔ میں یہ نہیں کر سکتا۔ کہ جلسے میں بیس بیس ۲۰ نکاحوں کا اعلان کروں پھر اور اوقات میں بھی جو احباب آتے ہیں۔ ان کے نکاح پڑھوں۔ اور پھر روز گواہ ہو کر عدالتوں میں پیش ہوں۔ اس طرح دینی کام میں سخت حرج واقعہ ہو گا۔ پس میں پھر اعلان کرتا ہوں۔ کہ سوائے ایسے لوگوں کے کسی کا نکاح نہیں پڑھوں گا جن کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ کہ چاہے ان کا کچھ بھی نقصان ہو جائے۔ وہ عدالت میں نہ جائینگے لڑکے والے لڑکی کو چھوڑ دینگے۔ مگر عدالت میں نہ جائینگے اس لئے کہ مجھے عدالت میں نہ جانا پڑے۔ اور لڑکی والے نقصان اٹھانا پسند کرینگے۔ مگر عدالت میں نہ جائینگے اس لئے کہ مجھے عدالت میں نہ جانا پڑے۔ ایسے لوگوں کے سوا میں کسی کا نکاح نہیں پڑھوں گا۔

اس وقت رقعے بہت سے آئے ہیں۔ مگر میں نے تین رقعے انتخاب کئے ہیں۔ جن کا میں اعلان کرتا ہوں پہلا نکاح ایک ایسے شخص کی اولاد کے درمیان ہے۔ جو ان چند خاندانوں میں سے ہیں۔ جن کی کئی نسلوں کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کا موقع ملا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر اس خاندان کے بڑوں سے تعلق تھا۔ علاوہ ایسا تعلق تھا۔ جو بغیر محبت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ وہ میاں چراغ الدین مرحوم کا خاندان ہے۔ میاں چراغ الدین وہ شخص ہیں جن کا دعوے سے پہلے ہی مسیح موعود سے تعلق تھا۔ جبکہ آپ نے اسلام کی تائید میں مضامین لکھنے شروع کئے۔ یہ الٰہی بخش اکونٹنٹ کی جماعت کے لوگوں میں سے تھے۔ وہ سب مرتد ہو گئے۔ اور یہ سا تھ ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا دامن پکڑا۔ پھر انہیں نہ چھوڑا۔ بیعت سے پہلے بھی تائید میں رہے۔ اور دعوے کے وقت بھی تائید میں رہے۔ ان کے ایک بیٹے کے لڑکے اور دوسرے بیٹے کی لڑکی کا نکاح ہے۔ نکاح کے بعد میں اس خاندان کے لئے دعا کروں گا۔ میاں چراغ الدین کی وفات کے بعد کچھ مالی مشکلات اس خاندان کو در پیش ہیں ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دور کرے۔

اس کے بعد حضور نے شریف احمد پسر میاں عبد العزیز صاحب ولد میاں چراغ دین مرحوم کا نکاح رشیدہ بنت میاں عبد الرشید صاحب ولد میاں چراغ الدین مرحوم کا ایک ہزار روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔

(۲) نصیر احمد پسر میاں نور الدین صاحب نقشہ نویس کی اولپنڈی کا نکاح زبیدہ بنت حکیم غلام غوث صاحب امرتسری سے پڑھا۔

(۳) میاں عبد الرحیم صاحب ڈرافسمین شملہ کا نکاح محمد اسمٰعیل صاحب کی بیٹی سردار بیگم سے پڑھا۔

۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء کو صبح کی نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے جناب قاضی سید امیر حسین صاحب کی لڑکی زینب بی بی کا نکاح پانچ سو روپیہ مہر پر محمد علی شاہ صاحب سے پڑھا۔ اور لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ نکاح

۲۲ دسمبر ۱۹۲۲ء خطبہ جمعہ کے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ سے پہلے میں ایک نکاح کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ نکاح شیخ محمد حسین صاحب منصف ابوہر ضلع فیروزپور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جماعت میں شامل ہیں کی لڑکی کا ہے۔ جو میاں عبد الرحیم صاحب پسر میاں غلام محمد صاحب امرتسری سے جو گورداسپور میں ملازم ہیں۔ قرار پایا ہے۔ میں نے جیسا کہ اعلان کیا ہوا ہے۔ اب نکاحوں کا اعلان نہیں کرتا۔ مگر اس موقعہ پر میں نے مناسب سمجھا کہ خود نکاح پڑھا دوں۔

یہ شیخ صاحب مخلص ہیں اور غلام محمد صاحب بھی پرانے احمدی ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

جلسہ سے واپس جانے والوں کو نصائح

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

چونکہ بہت سے احباب نماز جمعہ کے بعد جانیکا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں عصر کی نماز بھی جمعہ کے ساتھ پڑھاؤنگا۔ کہ رستہ میں دقت نہ ہو۔

حق کا تحفہ دوسروں کو پہنچاؤ میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ احباب جو جلسہ سے واپس جانے والے ہیں۔ انہوں نے جو مفید باتیں یہاں سنی ہیں۔ ان کو وہ قیمتی خزانہ کی طرح باندھ لیں۔ گھر جائیں تو اپنے عزیز و اقارب دوستوں اور محلہ والوں اور شہر والوں کو سنائیں۔ کیونکہ بہترین تحفہ حق کی باتیں ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن اخذھا حیث وجدھا حکمت کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ اس کو جہاں پائے لے لے پس یہاں سے بہترین تحفہ جو آپ لوگ لے جا سکتے ہیں۔ یہی مفید باتیں ہیں۔ جو تمہارے لئے اور تمہارے قریبیوں کے لئے مفید ہیں۔ ان سے تمہار اور دوسروں کے علوم میں اضافہ اور روحانیت میں ترقی ہوگی۔ جب دوسروں کو سناؤگے تو تمہیں بھی فائدہ پہنچیگا۔ کیونکہ محض سننے کی نسبت دوسروں کو سنانے سے بات اچھی طرح یاد ہو جاتی ہے۔

دعائیں کرو دوسری بات یہ ہے۔ کہ واپس جاتے ہوئے سفر میں بہت دعائیں کریں۔ خاص طور پر سلسلہ کے لئے دعائیں کرتے جائیں +

ایک رویا اس کے بعد میں مختصر الفاظ میں ایک مضمون کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کی طرف آج رات ہی مجھے رویا میں توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ آج رات میں نے عجیب خواب دیکھی۔ چند ماہ ہوئے میں نے اس مضمون پر ایک خطبہ پڑھا تھا۔ لیکن اب ذہن میں بالکل نہ تھا۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موقع پر اس رویا کا ہونا خدائی تحریک ہے۔ کہ میں آپ لوگوں کو اس طرف متوجہ کروں۔ جب میں نے یہ خواب دیکھی تو میں نے اسکی اسی خطبہ کے مطابق تعبیر کی ہے۔ چونکہ اس امر کا جماعت سے تعلق ہے۔ اس لئے میں سنا دیتا ہوں۔

میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان سترہ اٹھارہ برس کا ہے۔ نہایت خوبصورت ایسا جیسا کہ مشہور ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام بے نظیر خوبصورت تھے۔ وہ نوجوان باہر سے آیا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے میری ذاتی دوستی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ احمدی ہے۔ بلکہ دوست معلوم ہوتا ہے۔ اس سے احمدیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ مگر اس کی حالت یہ ہے۔ کہ جو اس سے ملتا ہے خوش ہو جاتا ہے۔ وہ میرے ساتھ لگ کر بیٹھا ہوا ہے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ ہمارے خاں صاحب ذوالفقار علی خاں صاحب آئے ہیں۔ ان کو یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ حیران ہیں۔ میں ان کو اس کے متعلق سناتا ہوں۔ کہ یہ میرے دوست ہیں۔ اور مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ اور مجھ سے چمٹے ہوئے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ یکدم ان میں بھی ایک تغیر آیا۔ اور وہ سترہ اٹھارہ برس کی عمر کے نوجوان ہو گئے ہیں۔ وہ اس سے ملے ہیں۔ اور ان کی یہ حالت ہوئی ہے۔ کہ گویا وہ خوشی سے اچھلنے لگ گئے ہیں۔ میں نے اس کو کہا کہ میرے پاس بیٹھکر سناؤ کہ تم کہاں کہاں گئے۔ پھر میں خانصاحب سے کہتا ہوں۔ کہ یہ عجیب شخص ہے۔ جہاں یہ ہو۔ لوگ اس کے گرد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ میں ان کو یہ حال سناتا ہوں۔ اور خوش ہوں۔ آخر وہ ہمارے گھر سے نکلا۔ اور دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ جس کی نظر اس پر پڑتی ہے۔ وہ اس کے پاس آ جاتا ہے۔ قادیان کے مرد اور بچے سب لوگ اس سے لپٹے ہوئے جاتے ہیں۔ اور اس سے اس طرح محبت کرتے ہیں۔ جس طرح میں کر رہا ہوں اس وقت میں نے کہا اس کا نام "موانست" ہے۔ اور لوگوں سے ملنا اور ان سے محبت کرنا ہے۔ اس نظارے کا مجھ پر ایسا اثر تھا کہ میں نے اسی وقت اپنے گھر والوں کو جگایا۔ اور ان کو سنایا۔ تاکہ میں بھول نہ جاؤں۔ اسی وقت میں نے اس کی تعبیر کی یہ لوگوں کو ملنا جلنا اور محبت کرنا مجھے مجسم کر کے دکھایا گیا ہے۔ لڑکے سے مراد وہ ملنے جلنے کی صفت تھی۔ جو خوبصورت نوجوان کی صورت میں دکھائی گئی۔ جو لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ اور ہنس مکھ چہرے سے ملتا ہے۔ اس کے گرد لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ جو چڑچڑا ہو اس سے لوگ بھاگتے ہیں۔ اس کے ساتھ خانصاحب کے نوجوان ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ یہ صفت جس شخص کے اندر رہتی ہے۔ وہ بوڑھا ہو کر بھی جوان ہی ہوتا ہے۔

موانست کامیاب ہونے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں سے ملیں جلیں۔ اس کے بغیر انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ لوکنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے۔ مگر یہ تیرے اخلاق اور حسن سلوک و محبت کی وجہ ہے۔ کہ منافق بھی جو ایمان میں تیرے ساتھ متفق نہیں تیرے پاس آتے ہیں۔ اور باوجود اس قدر علیحدگی کے وہ لوگ تجھکو نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ اعلیٰ صفت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ دوسروں کے ظلموں کو دیکھکر اس صفت کو چھوڑ رہے ہیں۔ ہماری جماعت میں ملنساری کا مادہ کم ہوتا جاتا ہے۔ ہمارا دائرہ تبلیغ محدود ہوتا جا رہا ہے۔ پس جو لوگ اپنے اندر ملنساری کا مادہ پیدا کرینگے۔ وہ اس سے فائدہ اٹھائینگے۔ یہ نوجوان صفت جس سے ملتی ہے۔ وہ شخص خوش خلق اور ملنسار ہو جاتا ہے۔ اس سے ملنے کی لوگوں میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ خوش طبعی اور ہنستے ہوئے چہرہ سے ملنا اور اچھے اخلاق اور محبت آمیز طریق سے ملاقات کرنا ایسی باتیں ہیں۔ جو دوسروں کے دلوں پر اثر کرتی ہیں۔ اور لوگ ان سے ملنے کے خواہشمند رہتے ہیں +

یہ رویا مجھے رات اس لئے دکھائی گئی ہے۔ کہ احباب جا رہے ہیں۔ میں ان کو نصیحت کر دوں کہ اس صفت سے کام لیں۔ جب تمہاری یہ حالت لوگ دیکھینگے تو وہ دوڑ دوڑ کر تمہارے پاس آئینگے تمہاری باتیں سنینگے اور تمہیں اپنا ہمدرد سمجھکر اپنی سنائینگے۔ یہ چیز دین کے لئے بڑی ممد اور مددگار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل کرے۔ ہمارے عیب دور کرے۔ ہم نے خدا کے مامور کے حکم کے مطابق یہاں جمع ہو کر ایمان کی تازگی کے سامان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان میں زیادتی کرے۔ اور اس کی رضاء ہمارے مد نظر ہو۔

کانگریس کیمپ میں آریوں کی تبلیغی کوششیں

گیا میں آریوں نے اپنا الگ پنڈال بنایا صبح و شام مرد عورتیں لیکچر دیتے رہے۔ علاوہ اور تجویزوں کے ہر روز گئو رکھشا کیلئے دعا کرنے کی تجویز پاس کی گئی۔ ۲۹ر دسمبر کو "دو آدمیوں کی شدھی کی گئی"

امید ہے "جمعیۃ العلما" اور خلافت کانفرنس کے ممبران اتفاق و اتحاد کی خاطر شدھی کی رسم میں شامل ہوئے ہونگے۔

کیا وہ بڑے بڑے علماء جو مختلف علاقوں سے جمع ہوئے اور وہ بڑے بڑے شیدائیان اسلام جو خلافت کانفرنس میں اکٹھے ہوئے انہوں نے بھی اشاعت اسلام کیلئے کوئی کوشش کی۔ اور صداقت اور حقانیت اسلام پر لیکچر دئے۔ اس کا جواب نفی میں ہے اس لئے بجائے ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے "وکیل" ۳ر جنوری کے ایک مضمون کے حسب ذیل الفاظ پیش کرتے ہیں۔

"برادران عزیز آخر تمہیں یہ بھی سوچنا چاہئیے کہ جب تم اشاعت اسلام سے روگرداں بلکہ دست بردار ہو گئے۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں ہندوستان مصر ہسپانیہ اور ترکستان و ایران کے تخت پر کیوں بٹھائے۔

سبحان اللہ یہ تم قانون الٰہی پر نہ تو خود عمل کرو اور نہ بھولے ہوئے بندوں کو اس کی طرف کھینچو۔ مگر پھر بھی یہ توقع رکھو کہ اس عالمگیر گرداب نفس پرستی اور ترک فرائض کے بعد بھی تم حکومت و خلافت کے سزاوار ہو۔ کیا خدا کو معلوم نہیں کہ تمہاری روحیں مردہ ہیں۔ تم ہندوستان کے مسلمان اس شور ستان کے عالم میں بے سود قیل و قال کا ڈھنڈورہ ہو جسکی ایک ایک کتاب نفرت و وحشت کے ہنگامے"

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

الخطبہ

ایک سید قوم کی باسلیقہ اور معمولی تعلیم یافتہ لڑکی کے رشتہ کیلئے سید قوم کے احمدی تعلیم یافتہ لڑکا جو کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ اور ساٹھ ستر روپیہ ماہوار کا ملازم خوش اخلاق اور خوش شکل ہو جلد اپنی درخواستیں دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ درخواست کنندہ کو یہ بھی لکھنا چاہئیے۔ کہ وہ کب احمدی ہوا۔ اگر کوئی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ وہ بھی درخواست کر سکتا ہے۔

نیازمند ذوالفقار علی خاں ناظر امور عامہ قادیان

کشمیر

کی ان اشیاء کے علاوہ جو کہ پہلے پرچوں میں چھپ چکا ہے زعفران فی تولہ عمہ۔ اور بھدرافشہ فی سیر ... ہوگیا ہے اور گل بنفشہ درجہ دوئم فی سیر ... منگوا کر فائدہ اٹھاویں۔

المشتہر:۔ خاکسار محمد اسمٰعیل احمدیہ سپلائنگ ایجنسی سرینگر زینہ کدل کشمیر

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ یہ پرچہ کے قائل احباب جماعت احمدیہ بحفوظار کھتے ہیں۔ اور ایک ایک پرچہ دس دس بیس بیس آدمی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس کی اشاعت بہت بڑی اشاعت ہے نیک نیت مشتہروں کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ نرخ حسب ذیل ہے۔ جو عنقریب بڑھا دیا جائیگا

مدت	اجرت صفحہ	اجرت ½ صفحہ	اجرت ایک کالم	اجرت ½ کالم	اجرت ¼ کالم	اجرت ⅛ کالم
۵۲ بار	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۲۶	۲۲
۲۴ بار	۱۰۷	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
۱۲ بار	۵۵	۳۰	۳۰	۱۲	۸	۷
۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
۲ بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
۱ بار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ و صفحے بالمقطع دس روپے فی سطر ۳

مینیجر الفضل قادیان

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعود اور حکیم الامۃ خلیفہ اول یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ نگروں کیلئے اور نظر بڑھانے کے لئے ابتدائی موتیابند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کیلئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کر کے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کر دے۔ قیمت سرمہ فی تولہ عما قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵ر

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و یبوست و درد مفاصل و غیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ ر فی تولہ قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

گیا میں کیا ہوا

گذشتہ دسمبر کے آخری ہفتہ عشرہ میں ہمارے برادرانِ وطن بمقام گیا جن اشغال میں مشغول رہے۔ ان کی مختصر مگر ضروری روئداد احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ یہ روئداد گیا کی ان مصدقہ اطلاعات سے لی گئی ہے۔ جو مختلف اخبارات میں شائع ہوئیں اور عام طور پر اصل الفاظ درج کئے گئے ہیں۔ فی الحال ہم ان امور کے اندراج پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اور ان کے حسن و قبح کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

آل انڈیا نیشنل کانگریس

مسٹر سی۔ آر۔ داس پریذیڈنٹ کانگریس ۲۲ر دسمبر کو گیا پہنچے۔ پلیٹ فارم پر صرف ۹۴ والنٹیرز کو ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے جانے کی اجازت تھی۔ بازاروں میں پولیس پہرہ دے رہی تھی۔ صدر کی کرسی کے پیچھے یہ مقولہ لکھا تھا۔ "اتفاق سے ہم اٹھتے ہیں۔ اور نفاق سے ہم گرتے ہیں۔" بہار کے ترک موالات بیرسٹر اور زبردست پولیٹیکل لیڈر مسٹر مظہر الحق کا لباس بہت سادہ تھا۔ لمبی داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ انھیں دیکھ کر مہاتما کی روحانی طاقت اور پرامن عدم تعاون کے اثرات کا پتہ چلتا ہے۔ (گویا اسلام کی روحانیت نے تو ان پر اثر نہ کیا۔ اور "مہاتما گاندھی" کی روحانیت نے ان سے ڈاڑھی رکھوالی۔ اور سادہ لباس پہنا دیا۔)

کانگریس کی مجلس انتخاب مضامین نے ایک ریزولیوشن میں مصطفےٰ کمال پاشا اور ترکی قوم کو ان کی کامیابیوں پر مبارکباد دی۔ اور اس بات کا اظہار کیا۔ کہ جب تک ترکی آزاد اور خود مختار اور جزیرۃ العرب غیر مسلم اقتدار سے آزاد نہ ہو جائے۔ ہندوستانی قوم اپنی جدوجہد جاری رکھیگی۔

سبجیکٹ کمیٹی میں مسٹر گاندھی کی خدمات کانگریس کے پروگرام پر عمل کرنے والوں کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ اور اکالیوں کی جدوجہد کے متعلق خوشنودی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

۲۹ر دسمبر کو کانگریس کے اجلاس میں برطانی سلطنت کے مقاطعہ کا ریزولیوشن پیش ہوا۔ جو عظیم کثرت رائے سے نامنظور ہو گیا۔

شرکت کونسل کی تجویز جس کی موافق اور مخالف پارٹیوں میں سمجھوتہ کرنے کی شروع سے اخیر تک سرتوڑ کوشش کی گئی۔ اور جمعیۃ العلماء کے داخلہ کونسل کو خلاف شریعت قرار دینے پر حکیم اجمل خاں صاحب نے فرمایا۔ کہ جمعیۃ العلماء کے فیصلہ کی پابندی تمام مسلمانوں کیلئے لازمی نہیں ہے۔ اس لئے اس کے فیصلہ کو نظر انداز کرتے ہوئے شرکت کونسل کی تجویز پاس کر دینی چاہیئے۔ ۳۰ر دسمبر کے اجلاس میں ۸۹۰ آرا کے مقابلہ میں ۱۷۴۰ آرا سے مسترد کر دی گئی۔

اس وجہ سے یکم جنوری کے اجلاس میں سی۔ آر داس پریذیڈنٹ نے اپنا استعفےٰ پیش کر دیا۔ اور کہا کہ وہ کانگریس کے اندر اپنی جدا پارٹی قائم کرینگے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی پارٹی کا جس کا نام کانگریس خلافت سوراج پارٹی رکھا گیا ہے۔ اعلان کر دیا۔ ان کے ساتھ ہی پنڈت موتی لال نہرو حکیم اجمل خاں۔ مسٹر پٹیل کانگریس کے عہدوں سے علیحدہ ہو کر مسٹر سی۔ آر داس کی پارٹی میں شامل ہو گئے۔ گویا جس قدر بڑے لیڈر ہیں۔ وہ نئی پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور دوسری پارٹی میں جو کانگریس میں غالب رہی۔ کوئی اعلیٰ پایہ کا لیڈر نہیں رہا۔

یکم جنوری کو شام کا اجلاس مسٹر عباس طیب جی کی صدارت میں ہوا جس میں خلاف ورزی قانون کے مسئلہ پر بحث کی گئی۔ اور قرار دیا کہ تیس اپریل سے پہلے پچاس ہزار رضا کار بھرتی کئے جائیں۔ اور پچیس لاکھ روپیہ تلک سوراجیہ فنڈ کے لئے جمع کیا جائے۔ کھدر کی ترویج کی جائے۔ اور عدم تشدد پر عمل کیا جائے۔ اگر اس اثنا میں قانون کی خلاف ورزی پر عمل پیرا ہونے کا موقع پیدا ہو جائے تو اس کا انتظام مجلس عاملہ کے احکام کے تحت ہوگا۔ تشدد سے کام لینے کے متعلق یہ قرارداد پاس ہوئی۔ کہ توہین مذہب۔ عورتوں کی عصمت ریزی بچوں اور مردوں پر ناپاک حملے کے مواقع پر مدافعت کیلئے طاقت کا استعمال کرنا ہرگز منع نہیں ہے۔

کانگریس کے آخری اجلاس میں ایک یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ سوراج حاصل ہونے پر ہندوستان کے باشندگان کو ان قرضہ جات کے لئے جو گورنمنٹ ہند نے صحیح یا غلط طور پر لئے یا دئے ہیں۔ اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ مگر آج کی تاریخ کے بعد جو قرضہ لیا جاویگا۔ اس کیلئے ذمہ دار نہ ہونگے۔ کانگریس اعلان کرتی ہے۔ کہ بائیکاٹ شدہ کونسلوں کا کوئی حق نہیں۔ کہ اس قسم کے قرضہ جات لے۔ یا دے۔

عدالتوں اور سکولوں کے بائیکاٹ اور سول نافرمانی کرنے کیلئے ۵۰ ہزار والنٹیرز اور ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ ڈربن جوہانسبرگ۔ کیپ ٹاؤن اور کابل کی کانگریس کمیٹیوں کے الحاق کی درخواست منظور کی گئی۔

مسلم لیگ

مسلم لیگ جو ہمیشہ کانگریس کے ساتھ اپنے اجلاس منعقد کیا کرتی تھی اب کے بالکل گمنامی کے پردہ میں چھپ گئی۔ گویا پورے طور پر کانگریس میں جذب ہو گئی۔

آل انڈیا خلافت کانفرنس

خلافت کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر مسٹر دیپ نرائن سنگھ منتخب کئے گئے تھے۔ اور صدر ڈاکٹر انصاری۔ ۲ر دسمبر کے اجلاس میں انھوں نے خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے کہا۔ "اگر لوزان کانفرنس میں مسئلہ ترکی کا فیصلہ ہو بھی گیا۔ تو بھی مسلمانان ہند جزیرۃ العرب کو اغیار کے اقتدار سے پاک کرنے اور اماکن مقدسہ پر خلیفۃ المسلمین کی سیادت قائم کرنے کیلئے جدوجہد جاری رکھیں گے ہم سلطان عبدالمجید خاں کو خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ بے غرض طبقے کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ انگورہ کی حکومت نے خلافت کو صرف آئینی سلطنت میں تبدیل کیا ہے۔ جو شریعت کے احکام کے عین مطابق ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کمالی مذہبی احکام کا اتباع کریں گے لیکن اگر انھوں نے غلطی کی۔ تو مسلمان اس غلطی کی اصلاح کیلئے انتہائی کوشش کرینگے اور نمائندے بھیجینگے۔" ڈاکٹر صاحب نے دس لاکھ روپیہ فراہم کرنے اور ایک لاکھ رضا کار بھرتی کرنے کی درخواست کی۔ کونسلوں میں داخلہ کی انہوں نے مخالفت کی۔

صدر کی طرف سے چار قراردادیں پیش ہو کر پاس ہوئیں۔ پہلی میں جدید "خلیفۃ المسلمین" سے اظہار عقیدت کی گئی۔ دوسری میں مسٹر گاندھی کی عدم موجودگی پر رنج کا اظہار کیا گیا۔ اور ان کی قید کی وجہ دو مضمون بتائے گئے۔ جن میں انھوں نے مسئلہ خلافت پر بحث کی تھی۔ یہ دونوں قراردادیں اظہار ادب کیلئے کھڑے ہو کر پاس کی گئیں۔ تیسری قرارداد میں اکالیوں سے ہمدردی ظاہر کی گئی۔ اور چوتھی میں مسٹر حسرت موہانی کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔

پانچویں قرارداد اتحادیوں کی ان تجاویز کی مخالفت میں پاس کی گئی جو قسطنطنیہ اور خلافت کے متعلق یا خلافت کی مطلق العنانی میں رخنہ انداز ہونگی۔ مقامات مقدسہ کی حرمت و تقدیس کی محافظت کے رستہ میں حائل ہونگی۔ یا انہیں غیر مسلم کے تصرف سے آزاد کرانے میں خلل ڈالینگی۔ یا کسی حکومت کو غیر مسلم کی نگرانی میں رکھنے کا ... اس قرارداد کے متعلق مولوی علی عزیز ندوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قوت تلوار اور طاقت کے ذریعہ ہی برطانیہ کے ہاتھ سے کچھ لیا جا سکتا ہے۔ مسٹر شروانی نے اسکی تائید مزید کرتے ہوئے کہا کہ اگر ضرورت پیش آئی۔ تو ہم سب انگورہ جانے اور ترکوں کو مدد دینے کیلئے تیار ہیں۔ ساتویں قرارداد میں مصطفے کمال پاشا کو سیف الاسلام اور مجدد خلافت کے خطاب پیش کئے گئے۔

خلافت کانفرنس کی مجلس انتخاب مضامین نے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس میں مسئلہ خلافت کے تصفیہ کیلئے دنیائے اسلام کی نمائندہ کانفرنس طلب کرنے کی تجویز کا خیر مقدم کیا۔ اور خواہش ظاہر کی۔ کہ یہ کانفرنس انگورہ میں منعقد ہو ... کی تائید کی گئی۔ جو کو خلافت کانفرنس میں جو ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ ان میں حکام کے خلاف نفرت کا اظہار کیا گیا۔ جو اسیران سیاسی کو مذہبی فرائض ادا کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ ہندوستانی ریاستوں سے درخواست کی گئی کہ اپنی رعایا کو سودیشی۔ پنچایت اور قومی تعلیم اور خلافت وغیرہ کاموں میں حصہ لینے کی اجازت دیں۔ مسلمانوں سے کانگریس میں حصہ لینے کی درخواست کی گئی۔ تمام مسلمانوں کیلئے صرف کھدر پہننا فرض قرار دیا گیا۔ سرکاری سکولوں سے مقاطعہ کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

خلافت کانفرنس نے اپنے آخری اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی۔ کہ اگر اتحادیوں خصوصاً برطانیہ کے غیر منصفانہ رویہ کی وجہ سے ترکی کے ساتھ جنگ شروع ہو گئی۔ تو مسلمانان ہند فوراً قانون کی خلاف ورزی شروع کر دیں گے۔ اور ساتھ ہی ایسا پروگرام شروع کرینگے جس میں پولیس اور فوج میں اشاعتی کام پھیلانا۔ گورنمنٹوں کی بھرتی کو روکنا جنگی قرضہ میں روپیہ دینے سے انکار۔ انگورہ فنڈ میں بھرتی۔ بیرونی کپڑے اور شراب کی دکانوں پر پہرہ۔ اور اجناس کی برآمد کو روکنا شامل ہوگا۔ اس پروگرام میں تغیر و تبدل کا اختیار دیا گیا۔ اس قرارداد کے متعلق تقریروں میں کہا گیا۔ کہ مسلمانان ہند جنگ ہونے کی صورت میں ترکی مقصد کیلئے اپنی جانیں تک دینے میں تامل نہیں کرینگے۔ خلافت کی ہستی اور آزادی برقرار رکھنا اسلامی دنیا کا ایک مذہبی فرض ہے ... امید ہے اسلامی دنیا آخری آدمی تک ترکوں کا ساتھ دیگی۔ فیصلہ ہوا کہ اس مطلب کیلئے تین مہینے کے اندر دس لاکھ روپیہ اور ... ہزار والنٹیئر بھرتی کئے جائیں۔

جمعیۃ العلما کا جلسہ

بتایا گیا ہے۔ کہ مختلف صوبوں سے علما آئے۔ ان کے شعبہ کے مقام کا نام حریم الشریعت رکھا گیا۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب دیوبندی منتخب صدر تھے۔ جو وقت پر نہ پہنچے۔ اور ان کی عدم موجودگی میں کانفرنس کا افتتاح ہوا۔

معاصر جمیعہ اخبار نے غالباً غلطی سے صدر مجلس جمیعۃ العلما کا خطبہ کے عنوان سے صدر جمیعۃ العلما کے خطبہ کا خلاصہ دیا ہے جس میں کہا گیا۔ کہ خلافت کو جدا جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب تک اسے دینی اور دنیاوی دونوں ہی اختیارات حاصل نہ ہوں۔ وہ خلیفہ ہی ہوگا۔ اس کا لقب ہر حیثیت بھی رہنا چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ انگورا خلیفہ کی پوزیشن کے متعلق ہندوستانی مسلمانوں کے خیالات کی توجہ کریگا۔ ترکی حکومت جمیعۃ العلما کے وجود کو تسلیم کریگی۔ اور مذہبی معاملات میں اس سے امداد لے گی۔"

۲۸ دسمبر کو جمیعۃ العلما کا پھر اجلاس ہوا۔ مولوی عبد الرسول صدر مستقبلیہ کمیٹی نے فرمایا شریعت کے مطابق کوئی خلیفہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو روحانی اور دنیوی اختیارات کا جامع نہ ہو۔ اگر مجلس عظمی انگورا کے فیصلہ کی اطلاعات ٹھیک ہیں۔ تو میں اس کارروائی کے خلاف ہوں جس میں جدید خلیفہ کو دنیوی اقتدار سے محروم کیا گیا ہے۔ خلافت اور سلطنت اسلامی حکومتیں ہیں۔ اور سلطنت کو خلافت کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ خارجی حکمت عملی خلیفہ کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے۔ اور جنگ کی صورت میں اسلامی طاقتوں کو جمع کرنے کا اختیار اسی کو ہونا چاہیئے۔" ۲۹ دسمبر کو جمیعۃ العلما کا جو عام اجلاس ہوا۔ اس میں حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔ (۱) چونکہ غازی اسلام مصطفے کمال پاشا نے ایسے نازک وقت میں خلافت کے قالب مردہ میں ایک نئی روح پھونکی ہے۔ جبکہ دشمنان اسلام نے خلافت اسلامیہ کو تقریباً نابود کر دیا تھا۔ اور محض برائے نام ہستی موجود رہ گئی تھی۔ اس لئے جمعیۃ نہایت ادب سے اس کی ہز اعظم کی خدمت میں مجدد خلافت کا خطاب ہدیہ پیش کرتی ہے۔ دوسری قرارداد میں مصطفے کمال پاشا کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مبارکباد دی گئی۔ تیسری قرارداد میں مصطفے کمال پاشا سے درخواست کی گئی۔ کہ "خلافت کے حقیقی اثر و اقتدار کو کلیۃً ماصولہ برقرار رکھنا چاہیئے۔" چوتھی قرارداد میں کہا گیا۔ کہ "سلطان سلیم نور اللہ مرقدہ سے لیکر ترکی کے ہر فرمانروا کو احکام شرعیہ اسلامیہ کے مطابق اس کی قومی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اسے خلیفۃ المسلمین تسلیم کرتا چلا آیا ہے۔ اسی طرح جمیعۃ العلما کا یہ اجلاس جلالت مآب غازی عبد المجید خاں ایدہ اللہ بنصرہ کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کرتا اور ان کی خدمت گرامی میں اطاعت و عقیدت کا ہدیہ پیش کرتا ہے۔" پانچویں قرارداد میں ہندو مسلم اتحاد کیلئے خلافت مسلم لیگ جمیعۃ العلما کی منتخب اشخاص کی ایک کمیٹی تجویز کی گئی۔ جو نفاق و افتراق کے باعث معلوم کرکے ان کے ارتفاع پر بلحاظ توجہ مبذول کرے۔ چھٹی قرارداد میں پاس کیا گیا۔ کہ چونکہ شرکت کونسل سے بہت سی خرابیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس سے اجتناب و احتراز کرنا چاہیئے۔" قرارداد "اور آئندہ انتخاب میں حصہ لینے کے ریزولیوشن کو خلاف شریعت ...

اکالیوں کی سرگرمیاں

گیا میں اکالیوں کا ایک جلوس گرو گوبند سنگھ کے جنم دن پر نکالا گیا۔ اکالیوں نے جلوس ایک گوردوارہ سے نکالنے کا انتظام کیا تھا۔ مگر مہنت نے مقررہ وقت پر گوردوارہ میں قفل ڈال دیا۔ اس لئے جلوس بازار سے روانہ ہوا اکالی لیڈروں کی رائے کے مطابق گوردوارہ پر قبضہ نہیں کیا گیا۔ رائے یہ تھی کہ جب تک گوردوارہ کا فیصلہ ہونے تک دوسرے گوردوارہ پر قبضہ نہ کیا جائے۔ اور یہ جلوس تین گھنٹہ تک رہا جس میں بہت سے اکالی ننگی تلواریں کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔ تمام بڑے بڑے لیڈر جن میں مسٹر مالویہ۔ پنڈت نہرو۔ ڈاکٹر انصاری مسٹر پٹیل تھے جلوس میں شامل ہوئے۔ اکالیوں کے جلسہ میں پنڈت مالویہ نے تقریر کرتے ہوئے سکھوں پر مسلمان فرمانرواؤں کے فرضی مظالم بیان کرنے شروع کئے۔ اس غلط بیانی پر انہیں وہیں ٹوکا گیا۔ اور ان کی توجہ اس لغو اور غلط بیان کی طرف مبذول کرائی گئی۔ سوامی بھاسکر تیرتھ جی نے تقریر کرنے کی درخواست کی گئی لیکن ان کو تقریر کرنے کی انہیں اجازت نہ دی گئی۔ اس پر وہ بطور احتجاج اٹھ کر چلے گئے۔ ایک مسلمان مقرر نے اپنی تقریر میں پنڈت مالویہ کی بیان کردہ غلط بیانیوں اور تہمت تراشیوں کی تردید کی۔ اور تمام الزامات کا جواب دیا۔" اکالیوں نے اپنا لنگر عام لوگوں کیلئے کھلا رکھا۔ قریباً ... ہم آدمی ایک وقت کھانا کھاتے تھے۔ جن میں بڑے بڑے ہندو و مسلمان لیڈر بھی شامل ہوتے تھے۔ کوئی چھوت چھات نہ تھی۔

اوداسیوں کا جلسہ

اکالیوں کے مقابلہ میں اوداسیوں نے بھی جلسہ کیا۔ جس میں بہت سے مہنتوں نے تقریریں کیں جن میں اکالیوں کے فتنہ انگیز اور جنگجویانہ مقاصد کو ظاہر کیا۔ جو کہ اوداسیوں کے مملوکہ گوردواروں کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ جن کی بڑی تعداد ہندوؤں کے فیاضانہ عطیوں پر اپنی زندگی کا گزارہ ...